

89873 - بنك كے ہاں كمپنى كى نمائندگى اور كسى دوسرے شخص كو معاملات طے كرنے كى تعليم دينے كا حكم

سوال

میں بنك كے ساتھ لين دين كرنے والى كمپنى میں ملازمت كرتا ہوں اور كمپنى كى طرف سے بنك كے ليے نمائندگى كا كام كرتا تھا، الحمد لله میں نے اس كام سے توبہ كر لى ہے، ليكن كام چھوڑنے سے قبل میں نے یہ كام ايك دوسرے شخص كے سپرد كيا اور اسے بنك كے ساتھ معاملات طے كرنے كى تريننگ بهى دى تا كه وہ ميرى جگہ پر معاملات طے كر سكهے، میں جو كچھ كيا ہے اگر وہ سب حرام ہے تو مجھے كيا كرنا ہوگا، میں نے جو كچھ اسے سكھايا تھا اس كے مطابق وہ بنكوں كے ساتھ لين دين كرتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اسلامى بنك نہ ہونے كى صورت میں سودى بنكوں میں بغير فوائد اور سود كے رقم ركهنے، اور كمپنيوں كى ضرورت كے پيش نظر بنك میں رقم ركھنا تا كه مال كى حفاظت ہو سكهے، اور اسے تجارت میں لایا جائے تو اس میں كوئى حرج نہیں.

ليكن اگر بنك كے ساتھ حرام لين دين پر مشتمل ہو مثلا سود پر قرض لینا، یا كسى اور صورت میں مثلا بنك كے ذریعہ خریدارى كرنا، اور اس میں سودى اكاؤنٹ كھولنا وغيره تو یہ لين دين حرام ہے، اور كسى كے ليے بهى ایسا لين دين كرنا جائز نہیں، كيونكه اس میں گناہ و معصيت اور ظلم و زيادتى میں تعاون ہوتا ہے، اور سود كا اقرار اور اس كى گواہى دینا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكي و بهلائی اور تقوى كے كاموں میں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو، اور برائى و گناہ اور معصيت و ظلم و زيادتى میں ايك دوسرے كے ساتھ تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو يقينا اللہ تعالى سخت سزا دينے والا ہے المآئدة (2).

اور مسلم شريف كى حديث میں ہے كه جابر رضى اللہ تعالى عنه بيان كرتے ہیں كه:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کی گواہی دینے والے دونوں اشخاص پر لعنت کی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598) .

اس بنا پر اگر تو کمپنی کا بنک کے ساتھ لین دین اس صورت میں ہے تو آپ نے اس کام کو چھوڑ کر بہت اچھا کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے۔

لیکن آپ نے اپنے علاوہ دوسرے شخص کو اس کام کی تعلیم دے کر غلط کیا ہے، کیونکہ حرام کام کی راہنمائی اور تعاون کرنا بھی جائز نہیں اور آپ نے ایسا کیا ہے، اس وقت آپ کے لیے واجب اور ضروری یہ تھا کہ آپ اس شخص کو اس کام کا شرعی حکم بتائیں اور اسے نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ توبہ کا بھی کہیں، اگر تو وہ آپ کی بات تسلیم کر لے تو بہتر، اور اگر وہ تسلیم نہ کرے تو آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو سیدھی راہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ اعلم .